شهر رمضان الذی انزل فیہ القرآن

ماہنامہ

(۱۰)

# افکارِ قاسمی

## ماہ رمضان نمبر

جولائی ۲۰۱۵ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## اراکین مجلہ افکار قاسمی



نوٹ: مضمون نگار کی رائے سے ادارہ کا اتفاق ضروری نہیں

# فہرست مضامین افکار قاسمی رمضان نمبر شمارہ جولائی ۲۰۱۵

# روحانی بارش کا موسم پھر آگیا

مولانا عبد الماجد دریا آبادیؒ

چاند اپنے سفر کی گیارہ منزل طئے کر کے پھر وہیں آگیا جہاں آج سے ایک سال قبل تھا روحانی بارش کا موسم پھر آگیا۔ دلوں کی کھیتی پھر ہری ہونے لگی، رحمتوں کی گھٹائیں پھر جھم جھم کر برسنے لگیں، برکتوں کے کنول پھر کھلنے لگیں، عفو ومغفرت کے خزانے پھر اک بار وقفِ عام ہوگئے، جنت کا ٹکٹ پھر ارزاں ہوگیا۔ آپ مسلمان ہیں اپنے کو مسلمان کہتے ہیں، مسلمان کے گھر میں پیدا ہوئے، مسلمانوں کا نام اور وضع رکھتے ہیں۔ اپنے رب غفور کی ان بخششوں کا کیا خدانخواستہ آپ فائدہ نہ اٹھاسکے۔ پروردگار رحیم وکریم کی ان فیاضیوں کا کیا خدانخواستہ آپ اپنے حق میں بے کار رکھیں گے۔

موسم گل شباب پر ہے آپ وسطِ چمن میں ٹہل رہے ہیں پر آپ خوشبو کو روکنے کے لئے اپنی ناک پر مضبوط غلاف چڑھائے ہوئے ہوتے ہیں۔ اشرفیاں لٹ رہی ہیں اور آپ کی گود میں آآکر گر رہی ہیں پھر آپ انہیں ہاتھ سے جھٹک کر اپنی کوڑیوں سے کھیلنے میں لگے ہوئے ہیں۔ پختہ ہموار سڑک روشنی سے جگمگا رہی ہے پر آپ تنگ وتاریک ناہموار پُرخار پگڈنڈیوں پر چل کر اپنے پیروں کو ہلکان کر رہے ہیں رمضان کا ماہِ مبارک اپنی تمام لذتوں اور راحتوں، مسرتوں اور فرحتوں کی دعوت آپ کو دے رہا ہے جنت کی نعمتیں خود اپنے آپ کو آپ پر پیش کر رہی ہیں، لطافتین اور طہارتیں خود آپ سے ہم آغوش ہونے کو بڑھ رہی ہیں۔ پھر آپ ہیں اپنی تجارت، اپنی دکانداری، اپنی ٹھیکداری، اپنی وکالت اور اپنی طباتیں، اپنی شاعری، اپنی ماسٹری، اپنی انسکپٹری، اپنی منیجری، اپنی ججی، اپنی بیرسٹری، اپنی تحصیلداری ،اپنی کلٹری کی دھن میں ایسے مدہوش ہو رہے ہیں کہ ناک رکھتے ہیں مگر خوشبو کو اپنے اوپر حرام کر لیا ہے، آنکھ رکھتے ہیں مگر روشنی سے محروم اختیار کر لی ہے۔ بیمار ہیں مگر دوا نہ کھانے کی قسم کھالی ہے نادانی، بے عقلی، ناعاقبت اندیشی، بدقسمتی حرماں نصیبی کی اس سے بڑھ کر کیا مثال تلاش کر کے بھی پیدا کرنی آسان ہے۔

## ماہ رمضان اور اس کے روزوں کی فضیلت (احمد قاسمی)

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو شیطان اور سرکش جن جکڑ دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں، کوئی دروازہ اس کا کھولا نہیں جاتا اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اس کا کوئی دروازہ بند نہیں ہوتا اور منادی ندا دیتا ہے کہ ائے بھلائی کے طالب اور اے برائی کے طالب بس کر آج جہنم سے اللہ کی طرف سے بہت سارے نجات پانے والے ہیں۔ یہ ندا ہر رات ہوتی ہے۔ اس حدیث کو ترمذی اور ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

طبرانی نے اوسط میں حضرت عمر بن خطابؓ سے سے ذکر کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ کو رمضان میں یاد کرنے والے کے لئے مغفرت ہوتی ہے اور دعا کرنے والا محروم نہیں ہوتا اور مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص رمضان میں اخلاص سے اور ثواب کی امید کر کے روزہ رکھے اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور جو لیلۃ القدر میں اخالص اور ثواب کی امید سے قیام کرے اس کے بھی پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ اس حدیث کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے اور حضرت سلمان فارسیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ۳۰ شعبان کو خطبہ پڑھا اور اس میں فرمایا اے لوگو! ایک بڑا عظیم الشان مہینہ آیا ہے یہ مہینہ بڑی برکت والا ہے اس مہینہ میں لیلۃ القدر ہے جو ہزار مہینے سے بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے روزوں کو فرض فرمایا ہے اور اس میں قیام کرنے کو نفل فرمایا ہے جو شخص اس مہینے میں کوئی خیر کا کام کرے تو اس کا ایسا ثواب ہے جیسے اور مہینے میں فرض کا، اور جو اس مہینے میں فرض ادا کرے اس کا ایسا ثواب ہے جیسے کسی نے ستر فرض ادا کئے۔ یہ مہینہ صبر کا ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے اور یہ مہینہ غم خواری کا ہے اور اس مہینے میں رزق بڑھتا ہے جو اس مہینے میں کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرائے اس کے گناہوں کی مغفرت اور ایک گردن آزاد کرنے کا ثواب ہو گا اور اس کو مثل روزہ دار کے ثواب ہو گا اور اس کا ثواب بھی کم نہ ہو گا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہر ایک کو تو اتنی مقدرت نہیں کہ روزہ افطار کرائے

حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی ایک گھونٹ دودھ کا، ایک کھجور یا ایک گھونٹ پانی کا پلائے گا اللہ تعالیٰ اس کو اس قدر ثواب دیں گے اور جو روزہ دار شکم سیر کھانا کھلائے گا اللہ تعالیٰ اس کو میرے حوض کوثر سے ایسا گھونٹ پلائیں گے کہ جنت میں داخل ہونے تک پیاسا نہ ہو گا۔

اس مہینے کے شروع میں رحمت ہے اور درمیان میں مغفرت ہے اور آخر میں آگ سے خلاصی اس لئے تم کو اس ماہ میں چار خصلتوں کی پابندی کرنی چاہئے دو خصلتیں تو ایسی ہیں کہ ان سے تم اپنے پروردگار کو راضی کر لو اور دو ان میں ایسی ہیں کہ ان سے تم کو لاپرواہی نہیں ہو سکتی۔ پروردگار کے راضی کرنے کی دو خصلتیں یہ ہیں کہ اول تو گواہی اس بات کی دو کہ کوئی معبود سوائے اللہ کے نہیں اور دوسرے اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہو۔ اور دو خصلتیں جن سے تم کو لاپرواہی نہیں ہو سکتی ان میں سے تو اول یہ ہے کہ جنت کا سوال کرتے رہو اور دوسرے یہ کہ آگ سے پناہ مانگتے رہو۔ اس حدیث کو علامہ بغوی نے روایت کیا ہے اور حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ابن آدم کو ہر نیکی کا ثواب دس نیکیوں سے لے کر سات سو نیکیوں تک ملتا ہے اور یہ ثواب روزہ کے سوا دوسرے اعمال خیر کا ہے۔ روزہ کی نسبت تو حق تعالیٰ فرماتے ہیں کہ روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا ثواب دوں گا وہ اپنا کھانا اور پینا اور شہوت میرے ہی لئے چھوڑتا ہے اور فرمایا کہ روزہ دار کیلئے دو طرح کی خوشی ہے۔ ایک خوشی افطار کے وقت اور خود ایک خوشی پروردگار سے ملنے کے وقت۔ روزہ دار کے منہ کی بُو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بہتر ہے۔ سنو! روزہ ڈھال ہے اس لئے روزہ دار کو چاہئے کہ جس دن روزہ رکھے تو بیہودہ باتیں اور شور و شغب نہ کرے اور اگر کوئی اس کو برا کہے یا لڑے تو کہہ دے کہ بھائی میں روزہ دار ہوں۔ اس حدیث کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔ اور عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ روزہ اور قرآن یہ دونوں قیامت کے دن بندہ کی شفاعت کریں گے۔ روزہ کہے گا کہ اے پروردگار! میں نے اس کا کھانا اور خواہشیں دن کو روک دی تھیں، اب ان کے بارے میں میری شفاعت قبول فرمائیں۔ اور قرآن شریف کہے گا اے اللہ میں نے رات کو اس کی نیند کھوئی تھی اس لئے میری شفاعت قبول فرنا۔ اللہ تعالیٰ دونوں کی شفاعت قبول فرمائیں گے۔ اس حدیث کو بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔ تفسیر مظہری اردو جلد

# ماہ رمضان اور پیغمبر اسلام

مفتی محمد جسیم الدین قاسمی امام وخطیب مسجد خیف۔بنگلور

ماہ رمضان رحمت وبرکت وسعادت والا ایسا مہینہ ہے جس کا انتظار پیغمبرِ اسلام ﷺ بڑی بیتابی اور بہت بے صبری سے کرتے تھے اور مہینوں پہلے اس کے استقبال کی تیاری کرتے تھے۔ چنانچہ ایک حدیث میں آپ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ رجب میرا مہینہ ہے یعنی اس مہینہ میں بہ کثرت عبادت کرنا مجھے پسند ہے اور شعبان خدا کا مہینہ ہے کہ اس مہینہ میں اللہ اپنے بندوں پر رحمت کرنا پسند کرتا ہے۔ اور رمضان میری امت کا مہینہ ہے کہ وہ اس میں فضلِ خداوندی سے بہ کثرت فیضاب ہوتے ہیں۔ اور دوسری حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے دعا فرمائی کہ اے اللہ رجب وشعبان دونوں مہینوں کو میرے لئے با برکت بنادے اور ماہِ رمضان تک پہنچادے یعنی اس کی سعادتیں اور برکتیں نصیب فرما۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کی اداؤں پر نثار ہونے والے تھے۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ کے اصحاب رجب کا چاند دیکھ لیتے تو قرآن مجید کی تلاوت میں منہمک ہو جاتے، مسلمان اپنے مال کی زکوۃ نکالتے۔ صدقہ وخیرات کا اہتمام کیا جاتا۔

حکام قیدیوں کو طلب کرتے جس پر حد(شریعت کی مقرر کردہ سزا کا اطلاق ہوتا۔ اس کی سزا کا اعلان کیا جاتا بے گناہوں کو معاف کر کے باعزت بری کر دیا جاتا۔ تجارت کرنے والے حضرات اپنا قرض ادا کرتے، دوسروں سے اپنا حق وصول کرتے تاکہ لین دین صاف ہو جائے۔ یہ سب آنے والے ماہ رمضان کے استقبال کیلئے کیا جاتا تھا۔ اس لئے کہ جب ماہ رمضان آتا ہے۔ خدائے تعالیٰ کی رحمت سے ایمان کی چنگاری سلگ اٹھتی ہے

بندے اپنے پروردگار پالن ہار کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں

مساجد میں، مدارس میں، خانقاہوں میں، گھروں میں، مسلمان خدا کی عبادت میں مصروف ومشغول ہو جاتے ہیں۔ مسجدیں پہلے بھی موجود تھیں۔ نمازی پہلے بھی موجود تھے۔ گھروں میں تلاوت قرآن بھی ہو تی تھی۔ لیکن رمضان کے آتے ہی بنگلوں سے، کوٹھیوں سے۔ گھروں سے، جھوپڑوں سے قرآن مجید کی

تلاوت کی صدائیں بلند ہونے لگتی ہیں۔ سال بھر بندے اللہ کی رحمت تلاش کرتے ہیں۔ لیکن رمضان برکات وانوار کا یہ بے مثال مہینہ ایسا ہے جس میں خدائے تعالیٰ کی رحمت بندوں کو تلاش کرتی ہے۔ دوسرے مہینوں میں رحمت خداوندی تقسیم کی جاتی ہے اور رمضان المبارک میں لٹائی اور برسائی جاتی ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ چاہتے تھے کہ رمضان جیسے بابرکت مہینے کے ایک ایک لمحہ کی قدر کی جائے اور ایک لحظہ بھی غفلت میں نہ گزرے۔ اسی لئے آپ نے حکم دیا

'احصوا ھلال شعبان لرمضان" کہ رمضان کی خاطر ماہ شعبان کا چاند دیکھو اور پورا پورا حساب رکھو۔ اور جب رمضان کا چاند نظر آجائے روزہ رکھنا شروع کردو۔

صوموا لرویتہ۔ اور جب تک اگلا چاند نظر نہ آجائے روزہ رکھتے رہو اور جب چاند نظر آجائے اب روزہ کا سلسلہ توڑدو۔ اب اللہ کی مرضی چاند انیتس کا ہو یا تیس کا۔ وافطروا لرویتہ او کما قال النبی صلعم اور اسی مقصد سے آپ ﷺ نے آخری شعبان میں خطبہ دیا۔

حضرت سلمان فارسیؓ کہتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شعبان کے آخری دن خطبہ دیا، جس میں ارشاد فرمایا کہ "اے لوگو! تم پر ایک بہت بڑے عظیم مہینہ نے سایہ کیا ہے۔ وہ ایک بابرکت مہینہ ہے۔ اور اس میں ایک رات (شب قدر کی) ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اللہ نے اسکے روزے فرض کئے ہیں (جیسا کہ سورہ بقرہ آیت ۱۸۳ میں ہے) اور اس کی راتوں میں عبادت کرنا نفل اور ثواب کی چیز بنایا ہے۔ جس نے اس مہینہ میں کسی نیک عمل سے اللہ کا تقرب حاصل کیا تو اس عمل کا ثواب دوسرے مہینوں کے فرض کے برابر ہوگا اور جس نے اس ماہ میں کوئی فرض ادا کیا تو اس کا ثواب اس شخص کے برابر ہوگا جس نے دوسرے زمانہ میں ستر فرض ادا کئے۔

یہ مہینہ صبر کا ہے (روزے کی حالت میں بھوک پیاس اور جسمانی کمزوری پر صبر کرنے کا) اور صبر کا ثواب وبدلہ جنت ہے اور یہ "غم خواری" کا مہینہ ہے (اس میں بہ کثرت غریبوں مسکینوں اور دینی مدارس کی بھی خوب دل کھول کر مدد کریں۔ ماہ رمضان میں اللہ کے نام پر خرچ کرنے سے مال کم نہیں ہوتا بلکہ) اس ماہ میں ایمان والوں کا رزق بڑھادیا جاتا ہے جس شخص نے اس ماہ میں کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرایا تو یہ عمل اس کے گناہوں کی معافی کا ذریعہ ہوگا۔ اور دوزخ سے اس کی گردن آزاد ہونے کا

باعث بنے گا۔ اور افطار کرانے والے کو روزے دار کے برابر ثواب دیا جائے گا۔ لیکن روزے دار کے ثواب میں کمی نہیں کی جائے گی۔

ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) ہم میں سے ہر شخص تو اس لائق نہیں کہ کسی کا روزہ افطار کرائے؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ (یہ ثواب پیٹ بھر کر کھلانے پر موقوف نہیں بلکہ) یہ اس کو بھی ملے گا جو کسی روزہ دار کو ایک گھونٹ دودھ (یا لسی) یا کھجور یا پانی سے روزہ افطار کرائے۔

اور جو پیٹ بھر کر کسی روزہ دار کو کھلائے تو اللہ تعالیٰ اس کو میرے حوض (کوثر) سے پانی پلائے گا۔ جس کے بعد جنت میں جانے تک وہ پیاسا نہ ہوگا۔

اور یہ مہینہ ایسا ہے کہ اس کا پہلا عشرہ (شروع کے دس دن) رحمت ہے اور دوسرا عشرہ مغفرت ہے اور تیسرا عشرہ دوزخ سے آزادی کا ہے۔ اور جس نے اس مہینہ میں اپنے غلام پر تخفیف کی یعنی ہلکا کیا تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کر دے گا۔ (بیہقی)

اتنا ہی نہیں اس ماہ مبارک میں بندوں کی مدد بھی نیک کاموں میں کی جاتی ہے۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ اللہ کے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور (سرکش) شیاطین قید کر دیئے جاتے ہیں (متفق علیہ)

یہاں تک یہ بیان ہوا کہ پیغمبر اسلام صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ماہ رمضان کا استقبال کس طرح کرتے تھے۔ اور امت کو کیا ترغیب دی ہے؟۔ آں حضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے عملاً اس مہینے کی قدر دانی کس طرح سے فرمائی؟۔ اور آپ ماہ رمضان میں کیا کیا اعمال و عبادات انجام دیتے تھے؟ ایک نظر اس پر بھی ڈالتے ہیں!

۱۔ ام المومنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب رمضان کا مہینہ آتا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم رمضان المبارک میں غیر رمضان کی نسبت زیادہ کوشش فرماتے (مسلم)

۲۔ آپ ہی فرماتی ہیں کہ جب رمضان کا مہینہ آتا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی نماز غیر رمضان کی نسبت (کثرت صلوٰۃ) زیادہ ہو جاتی۔ اور کثرتِ عبادت کی وجہ سے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا مبارک رنگ بدل جاتا (بیہقی)

۳۔ آپ ہی فرماتی ہیں کہ جب رمضان کا مبارک مہینہ آتا، آپ کمربستہ ہو جاتے اور جب تک سارا

رمضان گزر نہ جاتا آپ ﷺ بستر پر تشریف فرمانہ ہوتے (شعب الایمان، بیہقی۔

۴۔ آپ ہی فرماتی ہیں کہ جب رمضان کے آخری دس دن آتے تو آپ ﷺ خود بھی تمام رات بیدار رہتے اور اپنی ازواج مطہرات کو بھی بیدار رکھتے۔ (بخاری شریف ص ۲۶۹، ج ۱)

روزہ تو قرآن کے لحاظ سے فرض ہے، اور حدیث و آثار سے بھی، اس لئے پوری امت اس کو فرض مانتی ہے۔ مگر ایک حدیث میں آیا ہے کہ رمضان کی رات کی عبادت کو اللہ نے ثواب کی چیز بنایا ہے اور دوسری حدیث میں وَسَنَنْتُ لَکُمْ قِیَامَہٗ یعنی رمضان کی رات میں عبادت کو میں نے سنت قرار دیا اس کا مطلب کیا ہے ؟۔

محدثین علماء کرام اس سے "تراویح" مراد لیتے ہیں۔ اسی طرح نماز کے زیادہ ہونے کا ذکر جس حدیث میں ہے اس سے بھی نماز تراویح مراد ہے۔ روزوں کے علاوہ رمضان کی خاص عبادت نماز تراویح ہی ہے۔ ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ رمضان میں بیس رکعت (تراویح) اور وتر کی نماز پڑھتے تھے (مصنف ابن ابی شیبہ ۲۴۹ ج ۲) تمام اہل سنت والجماعت بیس رکعت تراویح پڑھتے ہیں۔

آخری عشرہ کا اعتکاف سنت کفایہ ہے۔ آں حضرت ﷺ ہمیشہ رمضان میں اعتکاف کرتے تھے۔ آں حضرت ﷺ کا کلمہ پڑھنے اور آپ ﷺ سے محبت کرنے والوں پر لازم ہے کہ وہ بھی رمضان کی قدر کریں اور تمام اعمال کو خوشی دل سے ادا کریں۔



## جنتی پرندے کی دعا مغفرت کا عجیب فارمولہ

اگر کوئی شخص چھینک آنے پر الحمد للہ کہنے کے بعد یہ درود پڑھ لیا کرے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل خاص سے جنت میں ایک پرندہ پیدا کر دیں گے وہ پرندہ عرشِ الٰہی کے نیچے بیٹھ کر اپنے پروں کو حرکت دے گا اور اس درود پڑھنے والے کے لئے مغفرت کی دعا کرے گا۔

درود شریف یہ ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰہلِ بَیْتِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

# رمضان کیسے گزاریں

مدیر کے قلم سے

## تلاوت قرآن کریم کی کثرت کریں:

تلاوت قرآن کریم کا خاص اہتمام کریں کیونکہ اس رمضان کے مہینے کو قرآن کریم سے خاص مناسبت ہے اس لیے اس ماہ میں زیادہ سے زیادہ قرآن کریم کی تلاوت کریں۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ رمضان المبارک میں روزانہ ایک قرآن کریم مکمل کیا کرتے تھے اور ایک قرآن کریم رات میں مکمل فرماتے اور ایک قرآن کریم تراویح میں مکمل فرمایا کرتے تھے۔ یوں پورے رمضان میں امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ اکسٹھ (61) قرآن مجید مکمل فرماتے تھے۔ علامہ شامی رحمتہ اللہ علیہ رمضان المبارک کے دن اور رات میں ایک قرآن کریم مکمل فرمایا کرتے تھے۔ بڑے بڑے بزرگوں کے معمولات میں تلاوت قرآن کریم داخل رہی ہے۔ لہذا ہم بھی رمضان المبارک میں عام دنوں کی مقدار کے مقابلے میں تلاوت قرآن کریم کی مقدار کو زیادہ کریں۔

## نوافل کی کثرت کریں:

دوسرے ایام میں جن نوافل کو پڑھنے کی توفیق نہیں ہوتی ان کو رمضان المبارک میں پڑھنے کی کوشش کریں۔ مثلاً تہجد کی نماز عام دنوں میں پڑھنے کی توفیق نہیں ہوتی لیکن رمضان المبارک میں سحری کے لیے رات کے آخری حصے میں اُٹھنا ہی ہوتا ہے تو کچھ دیر پہلے اٹھ جائیں اور تہجد کی نماز پڑھ لیں۔ اس کے علاوہ اشراق کے نوافل، چاشت کے نوافل، اوابین کے نوافل، عام ایام میں ہم یہ نوافل نہیں پڑھتے کم از کم ہمیں رمضان المبارک میں ضرور پڑھ لینے چاہئیں۔

## صدقات کی کثرت کریں:

رمضان المبارک میں زکوۃ کے علاوہ نفلی صدقات بھی زیادہ سے زیادہ کرنے کی کوشش کریں۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت کا دریا ویسے تو سارا سال ہی موجزن رہتا تھا لیکن رمضان المبارک میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت ایسی ہوتی تھی جیسے جھونکیں مارتی ہوئی

ہوائیں چلتی ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتا اسے نواز دیا کرتے تھے۔ لہذا ہمیں بھی چاہیئے کہ ہم بھی صدقات کی کثرت کریں۔

**اللہ کے ذکر کی کثرت کریں:**

چلتے پھرتے، اُٹھتے بیٹھتے، اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کریں ہاتھوں سے بیشک کام کرتے رہیں اور ساتھ میں زبان سے اللہ کا ذکر بھی کرتے رہیں۔ جیسے کہ

سبحان اللہ والحمدللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر۔

لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم

ان کے علاوہ درود شریف کی کثرت، استغفار کی کثرت اور دیگر جو ذکر زبان پر آجائے اس کی کثرت کریں۔ بس چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھے اللہ تعالیٰ کے ذکر کی کثرت کریں۔

**گناہوں سے بچنے کا اہتمام کریں:**

رمضان المبارک میں خاص طور پر گناہوں سے اجتناب کریں اور حتی الامکان گناہوں سے بچنے کی کوشش کریں۔ یہ طے کرلیں کہ ان شاء اللہ یہ آنکھیں غلط جگہ پر نہیں اُٹھیں گی۔ رمضان المبارک میں ان شاء اللہ زبان سے غلط بات نہیں نکلے گی۔ یہ طے کرلیں کہ ان شاء اللہ ہماری زبان سے کسی بھائی کے لیے غیبت یا اس کے لیے نازیباً الفاظ نہیں نکلیں گے۔ غیبت سے بچنے کا اہتمام کریں، جھوٹ سے بچنے کی کوشش کریں۔ فضول کاموں سے، فضول مجلسوں سے، فضول باتوں سے بچنے کا اہتمام کریں۔

**دعا کی کثرت کریں:**

رمضان المبارک میں اللہ تعالیٰ کے حضور خوب دعائیں کریں۔ رحمت کے دروازے کھلے ہوئے ہیں، رحمت کی گھٹائیں جھوم جھوم کر برس رہی ہیں، مغفرت کے بہانے ڈھونڈے جارہے ہیں، اللہ تعالیٰ کی طرف سے آواز دی جارہی ہے کہ ہے کوئی مجھ سے مانگنے والا جس کی دعائیں قبول کروں۔ صبح کا وقت ہو، شام کا وقت ہو، رات کا وقت ہو، بس ہر وقت اپنے رب سے دعائیں مانگو۔ اللہ تعالیٰ تو یہ فرمارہے ہیں

افطار کے وقت مانگو ہم قبول کرلیں گے، رات کو مانگو ہم قبول کرلیں گے روزہ کی حالت میں مانگ لو ہم قبول کرلیں گے، رات کے آخری پہر مانگ لو ہم قبول کرلیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے اعلان فرمادیا ہے کہ ہر وقت تمہاری دعائیں قبول کرنے کے لیے دروازے کھلے ہیں اس لیے خوب مانگو۔ اس لئے جتنا ہوسکے اللہ تعالیٰ سے خوب دعائیں کریں۔ اپنے لیے، اپنے والدین کے لیے، اپنے اساتذہ کے لیے، اپنے احباب کے لیے، عالم اسلام کے لیے دعائیں مانگو اللہ تعالیٰ ضرور قبول کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس رمضان المبارک کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان اوقات کو صحیح طور پر خرچ کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور رمضان المبارک کی ساعتوں سے ہمیں بھرپور فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین



## شمع فروزاں

انسان جب حد سے زیادہ خوش ہوتا ہے تو فطرت اس سے انتقام لیتی ہے اور اس کی آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں۔

اپنی سوچوں کو پانی کے قطروں کو طرح صاف وشفاف رکھیں، جس طرح قطروں سے دریا بنتا ہے اسی طرح سوچوں سے ایمان بنتا ہے۔

تاریخ میں جب تعصب یا طرف داری کی ملاوٹ ہوتی ہے تو وہ تاریخ نہیں رہتی افسانہ بن جاتی ہے۔

ناقدری وقت سے غلامی کی زنجیریں پیروں میں پڑ جاتی ہیں۔

تمہارا ہونا کس کام کا، جب تمہارے نہ ہونے سے کوئی فرق نہ پڑے۔

# شب قدر کی فضیلت

محمد ضیاء الرحمن۔لاہور

اِنا انزلنه فی لیلة القدر۔ وما ادراك ما لیلة القدر۔لیلة القدر خیر من الف شهر۔تنزل الملئة والروه فیها باذن ربهم من کُل امر ۔ سلام هی حتی مطلع الفجر۔(سورۃ القدر)

یوں تو رمضان المبارک کا پورا مہینہ ہی مقدس اور مبارک ہے اسکی ایک ایک گھڑی اور ایک ایک لمحہ قابل قدر ہے لیکن خاص طور پر یہ آخری عشرہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے مطابق اللہ تعالیٰ کی عبادات کے لیے خاص کیفیات رکھتا ہے حدیث میں آتا ہے کہ جب یہ آخری عشرہ آتا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حالت ہوتی تھی کہ

شد مئزرہ والی لیلتہ وایقظ اھلہ( صحیح بخاری، فصل لیلتہ القدر، باب العمل)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کمر کس لیتے تھے رمضان کے آخری عشرہ میں یعنی رات بھر عبادت کے لیے تیار ہو جاتے تھے اور اپنی رات جاگ کر گزارتے تھے اور اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے تھے عام دنوں میں بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تہجد کی نماز روزانہ پڑھا کرتے تھے جس کی رکعتیں لمبی لمبی ہوا کرتی تھیں۔ کبھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تہجد میں آدھی رات گزارتے اور کبھی ایک تہائی رات گزارتے تھے۔لیکن رمضان المبارک کے آخری عشرہ کے بارے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان راتوں میں عبادت کے لیے اپنی کمر کس لیتے تھے کیونکہ ان راتوں میں ایک رات ایسی ہوتی ہے جسے لیلتہ القدر کہتے ہیں۔

## پچھلی امتوں کے عبادت گزاروں کی عمریں:

اسی آخری عشرہ میں اللہ تعالیٰ نے ایک لیلتہ القدر رکھی جو ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔اللہ تعالیٰ نے یہ کیوں فرمایا کہ یہ ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے؟اس لیے یہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ اکرام رضی اللہ عنھم کے سامنے پچھلی اُمتوں کے عابدین کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ ان کی عمریں بڑی لمبی

لمبی ہوتی تھیں خود قرآن کریم میں حضرت نوح علیہ السلام کی عمر کے بارے میں ارشاد ہے

فلبث فیھم الف سنۃ الا خمسین عاما(سورۃ العنکبوت آیت: ۱۴)

یعنی حضرت نوح علیہ السلام کی عمر نو سو پچاس سال ہوئی ان کے علاوہ اور امتوں کے لوگوں کی عمریں بھی لمبی لمبی ہوتی تھیں کسی کی عمر پانچ سو سال ہوئی کسی کی عمر سات سو سال ہوئی کسی کی عمر ہزار سال ہوئی۔

**صحابہ اکرام رضی اللہ عنھم کی حسرت:**

جب صحابہ اکرام رضی اللہ عنھم کے سامنے ان کی عمروں کا ذکر آیا تو صحابہ اکرام رضی اللہ عنھم نے اپنی حسرت کا اظہار فرمایا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ لمبی لمبی عمروں والے لوگ تھے اور جتنی عمر لمبی ہوئی اتنی ہی ان کو عبادت کرنے کا اور اطاعت کرنے کا بھی موقع زیادہ ملا جس کے نتیجے میں انہوں نے اللہ تعالیٰ کی رحمتوں سے اپنے دامن بھر لئے ساری عمر عبادت میں گزاری اور ان کی نمازوں کی تعداد زیادہ ہوئی ذکر و تسبیح کی تعداد زیادہ ہوئی اور ہماری عمریں تو کم ہیں، ہم کتنی بھی عبادت کرلیں پھر بھی ان کے برابر نہیں پہنچ سکتے جن کی عمریں لمبی ہوئیں کیا ہم ان سے پیچھے رہ جائیں گے۔؟

**لیلۃ القدر خیر ہی خیر ہے:**

اس پر اللہ جل شانہ نے سورۃ القدر نازل فرمائی جس میں بتا دیا اے امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم تم گھبراؤ نہیں بے شک تمہاری عمریں ان لوگوں کے مقابلہ میں کم ہیں۔ لیکن ہم تمہیں ایک رات ایسی دیتے ہیں اگر اس ایک رات میں عبادت کرلوگے تو وہ ایک رات ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہوگی۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے خیر کا لفظ استعمال فرمایا عربی جاننے والے جانتے ہیں کہ خیر کا معنی ہیں بہت بہتر دیکھئے دو چیزوں کے درمیان انیس، بیس کا فرق ہوتا ہے، اس موقع پر خیر کا لفظ نہیں بولا جاتا اور یہ نہیں کہا جائیگا کہ بیس، انیس کے مقابلے میں خیر ہے۔ لیکن جب دو چیزوں میں زمین و آسمان کا فرق ہو تو اس وقت خیر کا لفظ بولا جاتا ہے کہ آسمان زمین سے خیر (بہتر) ہے۔

**لیلۃ القدر ہزار مہینوں سے کہیں زیادہ بہتر ہے:**

لہذا قرآن کریم نے جو ارشاد فرمایا لیلۃ القدر خیر من الف شھر

اس کا معنی یہ نہیں کہ لیلۃ القدر ایک ہزار مہینے کے برابر ہے نہ یہ معنی ہے کہ وہ رات ایک ہزار ایک مہینے کے برابر ہے بلکہ یہ رات ایک ہزار مہینے سے کہیں زیادہ بہتر ہے جس کا ہم حساب نہیں کر سکتے۔

**اس نعمت کو تلاش کرو:**

البتہ یہ اللہ جل شانہ کی حکمت ہے کہ اتنی بڑی نعمت اگر ویسے ہی دیدی جاتی تو ناقدری ہوتی اس لیے فرمایا کہ اس نعمت کو تلاش کرو اور اس نعمت کے حصول کے لیے تھوڑی سے تکلیف بھی اٹھاؤ وہ یہ کہ ہم تمہیں یہ نہیں بتاتے کہ یہ شب قدر کون سی رات میں ہے؟ البتہ اتنا بتادیتے ہیں کہ آخری عشرہ کی طاق راتوں میں آتی ہے، یعنی اکیسویں شب، تیئیسویں شب، پچیس ویں شب، ستائیسویں شب، اور انیتس ویں شب میں سے کسی ایک رات میں یہ شب قدر آتی ہے۔ اگر شب قدر کو پانا ہے اور اس کی فضیلت حاصل کرنی ہے ہے تو پھر ان راتوں کو جاگنے کا اہتمام کریں۔ اتنی بڑی فضیلت حاصل کرنے کے لیے ان پانچ راتوں میں جاگ لینا کوئی بڑی بات نہیں۔

**یہ مانگنے کی راتیں ہیں:**

یہ رات تو اس کام کی ہے کہ آدمی ایک گوشہ تنہائی میں بیٹھا ہو اور وہ ہو اور اسکا اللہ ہو اور اللہ جل شانہ کے ساتھ تعلق قائم کیا ہوا ہو، اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں اور عرض و معروض کر رہا ہو، یہ ہی اس رات کا صحیح مصرف ہے اور اس کے ایک ایک لمحے کو غنیمت سمجھو اور تنہائی میں عبادت کرنے کی کوشش کرو بہر حال اسی طرح باقی راتیں گزارنے کی ضرورت ہے، اگر اللہ تعالیٰ ہمیں ان راتوں میں عبادت کرنے کی توفیق دیدے تو معلوم نہیں کس کس کا بیڑہ پار ہو جائے۔ لہذا ان راتوں میں اپنے دین اور دنیا کے مقاصد کے حصول کے لیے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کر دو اور دعا کرو یا اللہ اپنے فضل و کرم سے ہمارے حالات کی اصلاح فرمادیجئے۔ اگر اس طرح ہم نے یہ راتیں گزار لیں تو پھر ان شاء اللہ یہ رمضان بھی مبارک، یہ راتیں بھی مبارک، اس کی دعائیں بھی مبارک اللہ تعالیٰ اس رمضان کا ایک ایک لمحہ صحیح مصرف میں گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

# ماہ رمضان احادیث کی روشنی میں

تحریر: محمد داؤد الرحمن علی۔ لاہور

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رمضان المبارک میں میری اُمت کو پانچ ایسی خصوصیات دی گئی ہیں جو پہلی اُمتوں کے پاس نہیں تھیں۔

(۱)روزہ دار کے منہ کی بدبو اللہ تعالیٰ کے ہاں مشک سے زیادہ پسندیدہ ہے۔(۲)روزہ دار کے لیے دریا میں مچھلیاں دعائیں کرتی ہیں۔(۳)روزہ دار کے لیے جنت ہر روز آراستہ کی جاتی ہے پھر حق تعالیٰ شانہ ارشاد فرماتے ہیں کہ قریب ہے کہ میرے نیک بندے (دنیا کی) کی مشقتیں برداشت کر کے تیرے پاس آئیں۔(۴)ماہ رمضان المبارک میں سرکش شیاطین جکڑ دیے جاتے ہیں۔(۵)رمضان المبارک کی آخری رات کو روزہ داروں کی مغفرت کی جاتی ہے۔ صحابہ اکرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا کیا یہ شبِ مغفرت شب قدر ہے۔؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نہیں بلکہ دستور یہ ہے یہ مزدوری ختم ہوتے وقت مزدور کو مزدوری دے دی جاتی ہے۔(احمد)

نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں کی دعا رَد نہیں کی جاتی۔(۱)روزہ دار کی افطار کے وقت مانگی گئی دعا(۲)عادل بادشاہ کی دعا(۳)مظلوم کی دعا آسمان کی دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور ارشاد ہوتا ہے کہ میں تیری مدد ضرور کروں گا۔(احمد)

جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا" اَلشَّعبَانُ شَھرِی وَرَمضَانُ شَھرُاللّٰہ" شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہ رمضان کو شھر اللہ اس لیے فرمایا اس میں چند ایک ایسی خصوصیات ہیں جو دوسرے مہینوں میں نہیں ہیں۔ مثلاً

(۱)اس مہینہ میں قران پاک نازل کیا گیا۔(البقرہ، آیت:۱۸۵)

(۲)اس مہینہ میں سب مسلمانوں پر روزہ رکھنا فرض کیا گیا۔(البقرہ آیت:۱۵۲)

(۳)اس ماہ میں شیاطین اور سرکش جنات کو قید کر دیا جاتا ہے۔(ترمذی، ابن ماجہ)

(۴)اس ماہ میں جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں۔(ترمزی، احمد، ابن ماجہ)

(۵)اس ماہ میں جنت کے سب دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔(نسائی،احمد)

(۶)اس مہینہ میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے۔(بیہقی)

(۷)اس ماہ میں اللہ تعالیٰ رحمت خاص نازل فرماتے ہیں۔(طبرانی)

(۸)اس مہینہ میں عرش اُٹھانے والے فرشتوں کو کہا جاتا ہے اپنی عبادت چھوڑ دو اور روزہ داروں کی دعاؤں پر آمین کہو۔(ترغیب)

(۹)یہ مہینہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے دربار میں روزہ رکھنے والوں کی سفارش کرے گا جو قبول کی جائے گی۔(بیہقی)

(۱۰)اس ماہ کے آخر میں اعتکاف سنت مؤکدہ ہے جس کا ثواب دو حج اور دو عمروں کے برابر ہے۔(بیہقی)

(۱۱)اس ماہ میں ایک رات ایسی بھی ہے جس کا نام لیلۃ القدر ہے۔اس رات کی عبادت کا ثواب ایک ہزار ماہ کی عبادت کے برابر ہے۔(سورۃ القدر)

(۱۲)اس مہینہ کا پہلا عشرہ رحمت،دوسرا مغفرت،تیسرا جہنم سے آزادی کا ہے۔(ترغیب)

(۱۳)اس ماہ میں ہر دن اللہ رب العزت کے ہاں جہنم کے قیدی چھوڑے جاتے ہیں۔

(۱۴)جنت کے آٹھ(۸)دروازے ہیں جن میں سے ایک دروازے کا نام ''باب الریان'' ہے۔اس دروازے سے صرف روزہ دار ہی داخل ہونگے۔(مشکوٰۃ شریف)

(۱۵)اس مہینہ کی آخری رات میں سب روزہ داروں کی بخشش کر دی جاتی ہے(احمد،بزار)

حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک کے قریب ارشاد فرمایا کہ رمضان کا مہینہ آگیا ہے جو بڑی برکت والا ہے۔اللہ رب العزت اس ماہ میں تمہاری طرف متوجہ ہوتے ہیں اور اپنی رحمت نازل فرماتے ہیں،غلطیوں کو معاف کرتے ہیں،دعا کو قبول کرتے ہیں۔بدنصیب ہے وہ شخص جو اس مہینہ میں بھی اللہ کی رحمت سے محروم رہ جائے۔

# زباں گو صاف ہو جاتی ہے دل طاہر نہیں ہوتا

تحریر: مولانا مقبول احمد صاحب مظاہری نگراں کتب خانہ مدرسہ ریاض العلوم گوریني جونپور انڈیا

تصوف انسانیت سازی اور نفس کی تہذیب اور دل کی تطہیر کا نام ہے، آج تصوف کے بارے میں سب سے بڑی غلط فہمی ہے کہ یہ انسان کو تعطّل کا شکار بنا دیتا ہے، حالانکہ بے شمار صوفیائے کرام کا نام لیا جاسکتا ہے، جو سیف اور تسبیح دونوں کے جامع تھے، جنہوں نے سماج کے ساتھ حکومت اور اقتدار وقت کی اصلاح کا فریضہ بھی انجام دیا تصوف کے بارے میں اُن لوگوں کی رائے دیکھ کر نہیں قائم کرنا چاہیئے، جنہوں نے عملیات اور تعویذ و گنڈہ کی دوکانیں کھول رکھی ہیں۔ پیغمبرِ اسلام محمد رسول اللہ ﷺ نے اللہ کی مخلوق سے محبت و تعلق قائم کرنے کی تعلیم دی ہے، اسلئے تصوف صرف خدا سے محبت کا نام نہیں ہے، بلکہ سارے جہاں کے درد کا نام ہے، صوفیائے کرام کی صحبت کا ہی یہ اثر تھا کہ انسان اپنے کو دوسروں سے بہتر سمجھنے کے بجائے خود کو کمتر اور دوسروں کو بہتر سمجھتا تھا، اس میں تواضع اور خاکساری پیدا ہوتی تھی، اسے دوسروں سے زیادہ اپنی اصلاح کی فکر ہوتی تھی، آج تصوف سے دوری کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہم میں سے بہت سے لوگوں کو علم تو حاصل ہو جاتا ہے، ڈگری بھی مل جاتی ہے، قوتِ تقریر بھی حاصل ہو جاتی ہے، لیکن نفس کا تزکیہ نہیں ہوتا، بقول اکبر الہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ

زباں گو صاف ہو جاتی ہے دل طاہر نہیں ہوتا .

آج بہت سے لوگ کشف و کرامات کو معیار بزرگی سمجھتے ہیں، حضرت مولانا شاہ عبد الحلیم نور اللہ مرقدہ فرمایا کرتے تھے کہ اصل معیار بزرگی نہ کشف ہے نہ کرامت، بلکہ شریعت پر استقامت اصل معیار ہے "الاستقامۃ فوق الکرامۃ" اور یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ امام ربانی مجدد الف ثانیؒ کا قول ہے " جن لوگوں سے کرامت کا ظہور ہوا ہے، اُن لوگوں کی قیامت میں یہ تمنا ہوگی کہ کاش ایسا نہ ہوا ہوتا " شریعت اور طریقت دونوں لازم وملزوم ہیں، جو شخص شریعت کے بغیر تصوف کا قائل ہے، وہ کوئی اور تصوف ہے اسلامی تصوف سے اس کا کوئی تعلق نہیں، اب دھوکہ دینے کے لئے صوفیوں جیسی وضع قطع اختیار کرنے والے اور ولایت کا جھوٹا کاروبار کرنے والے بڑھتے جارہے ہیں، کسی مزار کی مجاوری، کسی آستانہ

کی سجادہ نشینی کرنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے، ان میں بیشتر لوگوں کے دل سوز سے خالی، راتیں ذکر سے محروم ہیں، حالانکہ اولیاء اللہ نے ساری زندگی شریعت کی اتباع اور مخلوق کو اللہ سے ملانے میں گزار دی، مگر آج تقریباً سب کے آستانے ومزارات شرک وبدعات کے گڑھ بنے ہوئے ہیں، تصوف میں جب بھی بگاڑ وفساد آیا کسی شخصیت کے ساتھ عقیدت میں غلو کے نتیجے میں آیا، اکثر بزرگان دین اور اولیاء کبار کی کچھ پستوں کے بعد ان کے جانشینوں نے ان کی تعظیم میں غلو کر کے ان کی ہستی کو دنیا کمانے کا ذریعہ بنالیا کہ اب تاقیامت انہیں روزی کے لئے پسینہ بہانے کی ضرورت نہیں۔

عمل کی روح ہے اخلاص جب تک یہ نہ حاصل ہو
نہیں آئے گی ایمان وعمل میں تیری تابانی

اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں ہے کہ دنیا تصوف کے رمز شناسوں اور اس راہ کے سالکین سے بالکل خالی ہو چکی ہے، اخلاص کے ساتھ تلاش کرنے والوں کو ایسی ہستیاں ہر دور میں مل جاتی ہیں، جوئیندہ پائیندہ۔

تصوف کو کچھ بے رحم اپنوں اور غیروں نے بدنام کرنے کی کوشش کی ہے اور دلیل دیتے ہیں کہ " تصوف عین اسلام تو اسلام ہی ہمارے لئے کافی ہے اور اگر غیر اسلام ہے تو ہمیں ایسے تصوف کی ضرورت نہیں "فیاللعجب۔

کیا حدیث میں احسان اور قرآن میں تزکیہ کا ترجمہ تصوف سے نہیں کیا جاسکتا؟ اگر نہیں تو فقہی اصطلاحات اور صوم وصلوٰۃ کا ترجمہ روزہ اور نماز سے کیا کیا جاسکتا ہے؟ آخر یہ سب بھی تو بعد کی پیداوار ہیں، ماھواجوابکم فھوجوابنا ۔

حد تو یہ ہے کہ بزرگوں کے ملفوظات ورسائل کو بھی جعلی ثابت کرنے کی مہم چلائی گئی اور صوفیا کرام کی ذاتیات پر حملے کئے گئے کہ علاء الدین صابر جیسے بزرگ کی کوئی شخصیت نہیں، کلیر شریف میں ان کا مزار فرضی ہے وغیرہ وغیرہ، یہ تو ایسے ہی ہے جیسے کوئی کہے کہ دہلی کی جامع مسجد اور آگرہ کا تاج محل جون پور اور امبیڈکر نگر میں ہے، ان جیسی تمام تحقیقات کے متعلق یہی کہا جاسکتا ہے کہ جس طرح بعض تلوار کے دھنی خواہ مخواہ فساد فی الارض برپا کر دیتے ہیں اُسی طرح قلم کے بعض پُرجوش دھنی اپنی تحقیقی سر

گرمیوں نے فساد فی العلم، فساد فی التاریخ، فساد فی الروایت اور فساد فی العقیدہ پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں، ابھی حال ہی میں ایک صاحب نے دعویٰ کیا کہ تصوف کا کوئی تعلق اسلام سے نہیں، بلکہ اسلام کو تصوف سے جتنا نقصان پہنچا ہے کسی اور چیز سے نہیں، دور ماضی کے متکلم اسلام مولانا مودودیؒ کا بیان ہے کہ تصوف کا کام افیون کا چسکا لگا کر تھپک تھپک کر سلا دینا ہے اور اس کو چنیا بیگم قرار دیا ہے، اس کے ماننے والوں کو مزمن مریض کہا ہے (تجدید احیاء دین ۷۴) مگر اسی چنیا بیگم کے عشاق میں سے خواجہ حسن بصریؒ، بایزید بسطامیؒ، جلال الدین رومیؒ، عبدر القادر جیلانی، شہاب الدین شہروردیؒ، معین الدین چشتی اجمیریؒ، بختیار کاکیؒ، فرید الدین گنج شکرؒ، نظام الدین اولیاءؒ، خواجہ باقی باللہؒ، مجدد الف ثانیؒ، شاہ ولی اللہ دہلویؒ، حضرت گنگوہیؒ، اور حضرت تھانویؒ نہ جانے کتنے برگان دین اور مردانِ حق ہوئے ہیں، کیا وہ سب کے سب مزمن مریض رہے؟ کیا ان سے اسلام کو نقصان پہنچتا رہا؟ اگر ان کے اسمائے گرامی کو اسلام کی تاریخ سے نکال دیا جائے تو اسلام کی کوئی روحانی تاریخ مرتب نہیں ہو سکے گی۔

اگر تصوف سے کسی کو کچھ حاصل نہیں ہوتا تو اس کے لئے تصوف نہیں، بلکہ تاریک ذہن اور بیمار دل موردِ الزام ہے، جس کا علاج کرنا چاہیئے۔

نہ تم صدمے ہمیں دیتے نہ ہم تحریریوں کرتے۔۔۔ نہ کھلتے راز سربستہ نہ یوں رسوائیاں ہوتیں۔

بشکریہ ریاض الجنۃ جون ۲۰۱۵ء

# حکایات شیخ سعدیؒ

محمد عبد الوھاب رحمت۔ چترال

کسی نے شیخ سعدیؒ سے پوچھا: ''اولاد کی تربیت کیسی کرنی چاہیئے؟''
شیخ سعدی رحمتہ اللہ علیہ نے جواب دیا:
(1)اولاد کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اسکا اخلاق اچھا ہو۔
(2)بچہ جیسے ہی بُولنے لگے تو خیال کرو کہیں بُری بات منہ سے نہ نکالے۔
(3)جب دس برس کا ہو جائے تو اُس کی صحبت کا خیال رکھو۔
(4)اچھی بات پہلے نرمی سے سمجھاؤ نہ سمجھے تو سختی کرو۔
(5)بزرگوں اور اساتذہ کا ادب کرنا سکھاؤ۔
(6)بچے کے ہاتھوں میں زیادہ پیسے مت دو۔
(7)اس کو سادہ عادتیں ڈالو۔
(8)اپنی اولاد کی خاطر جائیداد، روپے، پیسے کے بجائے علم و ہنر کی دولت چھوڑو۔

# اقوال زریں

محمد عبد الوھاب رحمت۔ چترال

1۔ماں کی بد دُعا سے بچو کیونکہ یہ بغیر رُکاوٹ کے خدا کے پاس جاتی ہے۔
2۔ اگر تُم کسی کو خوشی نہیں دے سکتے تو غم بھی نہ دو۔
3۔ سب کچھ مِل جاتا ہے مگر ماں باپ نہیں ملتے۔
4۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں گِن گِن کر خرچ مت کرو ورنہ خدا بھی تمہیں گِن گِن کر دے گا۔
6۔ مشکلات کا مقابلہ کرنے کا نام زندگی ہے، اور اُن پر غالب آجانا کامیابی ہے۔

# مفید معلومات

محمد الرحمن معاویہ۔لاہور

☆انسانی جسم میں ساڑھے تین کروڑ سوراخ ہوتے ہیں جن سے پسینہ خارج ہوتا ہے۔

☆دنیا میں متواتر جاگنے کا ریکارڈ انگلستان کے "آر برنٹ" نے قائم کیا۔وہ متواتر اٹھاون (58) سال جاگتا رہا۔

☆ایک رات کی نیند میں انسان ساڑھے چھ ہزار مرتبہ سانس لیتا ہے۔

☆ماہرین کا کہنا ہے انسان کے دماغ میں تقریباً پچاس فیصد پانی ہے۔

☆زرافے کی زبان کا رنگ نیلا ہوتا ہے۔

☆انسان کے مرنے کے بعد اس کا دماغ پندرہ منٹ تک زندہ رہتا ہے۔

☆جنوبی افریقہ میں ایک ایسی مکڑی پائی جاتی ہے جو پرندوں کا شکار کرتی ہے۔

☆چیل سورج کی طرف ایک گھنٹے تک دیکھ سکتی ہے۔

☆دنیا کی پہلی ماچس برطانیہ نے تیار کی۔

☆دنیا کا سب سے غریب ملک راوانڈا ہے۔

☆پاکستان میں کُل تیئیس (23) زبانیں بولی جاتی ہیں۔

☆چین میں ایک ایسا پھول پایا جاتا ہے جس کا رنگ رات کی تاریکی میں سفید اور دن کے اُجالے میں سُرخ ہو جاتا ہے۔

☆چاند پر ایک دن زمین کے چودہ (14) دنوں کے برابر ہے۔

# مسائل رمضان

مسئلہ: ماہ رمضان میں خاص رمضان کے روزہ کی نیت کرنا ضروری نہیں، اسی طرح سحری کرنا بھی ضروری نہیں، مستحب ہے، کچھ کھائے پیے بغیر اگر دوپہر سے پہلے پہلے روزہ کی نیت کرلی تو روزہ ادا ہو جائے گا، مطلب یہ کہ مطلق روزہ کی نیت تو ضروری ہے، بغیر اس کے عادت عبادت نہیں بنے گی اور خاص رمضان کا روزہ کہنا ضروری نہیں۔

مسئلہ: افطاری کرنے کے لیے اذان سننا ضروری نہیں ہے۔ سورج ڈوب جانے کا یقین ہو جائے تو افطاری کر سکتے ہیں، لہذا ٹائم کیلنڈر کے حساب سے بھی روزہ افطار کر سکتے ہیں، اذان پانچ منٹ بعد میں ہو اس میں مضائقہ نہیں ہے۔

مسئلہ: تراویح باجماعت مسجد میں پڑھنا مسنون ہے، گھر میں بھی تراویح کی جماعت کی جا سکتی ہے، بشرطیکہ مسجد کی باجماعت تراویح بند نہ ہو، اور گھر میں پڑھنے کی صورت میں مسجد کی فضیلت حاصل نہ ہو گی۔

مسئلہ: آپ ہی آپ قے آنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، تھوڑی قے ہوئی ہو یا زیادہ۔ اور اگر اپنے اختیار سے قے کیا اور بھر منہ قے ہوئی تو روزہ ٹوٹ گیا۔ لہذا اگر پہلی صورت پیش آئی ہے تو روزہ نہیں ٹوٹا۔ اور اگر دوسری صورت پیش آئی ہے تو ایک روزہ کی قضا رکھ لیں۔ کفارہ واجب نہیں۔

مسئلہ: روزے میں آنکھ میں ڈراپ ڈالنے سے روزہ نہی ٹوٹتا۔

مسئلہ: رمضان المبارک میں روزے کی حالت میں بال یا انگلیوں کے ناخون کاٹنا صحیح ہے

مسئلہ: روزہ کی حالت میں خود کا تھوک نگل سکتے ہیں بلا کراہت درست ہے۔

مسئلہ: کان میں تیل یا دوا ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

مسئلہ: بحالت روزہ خون کا عطیہ دے سکتا ہے، اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا

مسئلہ: روزہ کی حالت میں اگر خود بخود الٹی ہو جائے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہے، روزہ باقی رہتا ہے

مسئلہ: انسولین لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

مسئلہ: بیمار کو گلو کوز ڈروپ لگا سکتے ہیں، البتہ بلاضرورت طاقت کا گلو کوز لگوانا مناسب نہیں، یہ مقصد روزہ کے خلاف ہے۔

مسئلہ: روزہ میں خون جانچ کروانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا (نہیں جاتا) بلکہ برقرار رہتا ہے۔

مسئلہ: روزے میں زیر ناف بال مونڈ سکتے ہیں اس میں کوئی کراہت نہیں، اس سے روزے پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

مسئلہ: روزے میں بیوی کے پستان کو محض چھونے سے روزہ تو نہیں ٹوٹتا لیکن اگر انزال کا خوف ہو یا جماع میں مبتلا ہو جانے کا اندیشہ ہو تو مس کرنا مکروہ ہے، بیوی کا جسم چاٹنا بھی مکروہ ہے۔

مسئلہ: روزے کی حالت میں زوجہ کو بوسہ لینا، گلے لگانا جائز ہے، البتہ اگر اس کی وجہ سے منی کا خروج ہو جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

مسئلہ: مشت زنی (یعنی ہاتھ سے منی خارج کرنا) بہت سخت گناہ ہے اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، قضاء واجب ہے، کفارہ نہیں

مسئلہ: رمضان شریف کے آخری عشرہ کا اعتقاف سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے اگر محلہ کا ایک آدمی بھی معتکف ہو جائیگا تو تمام لوگ بری الذمہ ہو جائیں گے ورنہ سب تارک سنت و گنہ گار ہوں گے۔

مسئلہ: رمضان کے اعتکاف کیلئے روزہ شرط ہے البتہ نفلی اعتکاف کیلئے روزہ ضروری نہیں۔

مسئلہ: مرد کے اعتکاف کرنے کیلئے مسجد جماعت ہونا ضروری ہے اور عورت اپنے گھر میں نماز پڑھنے کی جگہ کو اعتکاف کیلئے مقرر کر لے۔

# ملزمہ روٹی عدالت میں حاضر ہو!

دینی مدارس ہی نہیں اکثر عصری اداروں کے ہاسٹل میں بھی طلبہ کو دئے جانے والے کھانے کی کوالٹی ایسی ہوتی ہے کہ روٹی سے فرش ٹوٹنے کی نوبت آجائے

۔عام طور سے مدارس میں طلبہ کو دیئے جانے والے کھانے کی کوالٹی کے بارے میں ہمیشہ شکایت کی جاتی ہے، طلبہ مذاق بھی اڑاتے ہیں اور اساتذہ بھی، والدین بھی اس کھانے کی شکایت کرتے ہیں۔ حالانکہ عام طور پر دیکھا گیا ہے اور طلبہ کی زبانی سنا گیا ہے کہ ان مدارس میں ہر دوسرے اور تیسرے روز گوشت ہوتا ہے۔ کسی کسی روز میٹھا بھی ہوتا ہے۔ روٹی اور دال کی کوالٹی اگرچہ وہ نہیں ہوتی جو گھر پر بنتی ہے، لیکن اتنی بُری بھی نہیں ہوتی کہ کھائے نہ جاسکے یا روٹی گرنے سے فرش ٹوٹ جائے۔ دینی مدارس کی چھوٹی چھوٹی بات بھی سامنے آجاتی ہے اور لوگوں کو مذاق کا موقع مل جاتا ہے۔

گذشتہ دنوں ایک نیوز ویب سائٹ پر ایک دلچسپ مگر حیرت انگیز خبر شائع ہوئی۔ خبر دہلی کے آئی آئی ٹی کے کچن جنگاہا سے متعلق ہے۔ خبر کا لب لباب یہ ہے کہ ہاسٹل میں کھلائی جانے والی تندوری روٹی اچانک فرش پر گر گئی جس سے گرینائٹ کا فرش ٹوٹ گیا۔ خبر کی تفصیل یوں ہے کہ اس وقت میس میں موجود طلبہ حیرت زدہ رہ گئے جب ایک تندوری روٹی ہاتھ سے گر گئی اور اس کے گرنے کی زور سے آواز ہوئی۔ جب لوگوں نے جھک کر روٹی اٹھائی تو دیکھا کہ فرش کا ٹائیٹل ٹوٹ گیا ہے۔ روٹی اتنی سخت تھی کہ ٹائل اس کو برداشت نہیں کرسکا اور ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔ آواز پر سب لوگ چونک گئے۔ ایک لمحے کیلئے خاموشی چھا گئی۔ ایک اسٹوڈنٹ نے فوراً اس کا تجزیہ کیا اور ایک مختصر سا پیپر لکھ ڈالا۔ بی ٹیک تیسرے سال کے ایک طالب علم "پرجول ساہا" نے اخباری نامہ نگاروں کو بتایا کہ کہ جب ہم لوگ آج میس میں پہنچے تو ہم جانتے تھے کہ روٹی ہمیشہ کے مانند سخت ہو گی اور اسے دانتوں سے کچلنا مشکل ہو گا۔ لیکن یہ نہیں معلوم تھا کہ وہ اتنی سخت ہو گی کہ دانتوں سے کچلنا مشکل ہو گا لیکن یہ نہیں معلوم تھا کہ اس سے ٹائل ہی ٹوٹ جائے گا۔ یہ بڑی حیرت انگیز بات ہے۔ اس نے یہ بھی بتایا کہ یہ پہلا موقع نہیں ہے جب یہاں کے کھانے نے طلبہ کو تکلیف پہنچائی ہو۔ اس نے ایک واقعہ بتاتے ہوئے کہا کہ ایک روز

اسٹوڈنٹ کے والدین آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے سب کے ساتھ میں کھانا کھایا اور یہ دیکھ کر بہت خوش ہوئے کہ کھانے کے ساتھ ساتھ نمکین شراب بھی پیش کی جاتی ہے۔ انہوں نے دو گلاس شراب پیش کی۔ بعد میں ہم لوگوں کو معلوم ہوا کہ وہ جسے شراب سمجھ رہے تھے دراصل وہ لنچ میں دی جانے والی دال تھی، جس میں صرف نمک اور پانی اور ہلکا کلر ہوتا ہے۔ اس کو انہوں نے کسی قسم کی شراب سمجھ لی۔ ایک اسٹودنٹ نے کہا کہ ایسے لوگ واقعات پر لوگ حیرت زدہ کیوں ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ ایسا پہلی بار نہیں ہوا ہے اس نے رازداری کی شرط پر بتایا کہ پچھلے ہفتہ ایک مزے کا واقعہ ہوا۔ اس کی ایک ہم جماعت کا ہونٹ ہل رہا تھا۔ وہ اسے نکلوانے کیلئے ڈاکٹر کے پاس جانے والا تھا۔ لیکن ہوسٹل کی روٹی چباتے ہی چند سکنڈ میں دانت نکل کر باہر آگیا۔ اس نے ہنستے ہوئے کہا کہ اس کے دانت نکلوانے اور ٹریٹمنٹ کے لئے جو پیسے بھیجے تھے وہ ہم لوگوں نے ٹریٹ (دعوت اڑانے) میں خرچ کر دیئے۔ اگرچہ وارڈن نے ٹائل ٹوٹنے کے واقعہ کی چانچ کا حکم دے دیا ہے لیکن اسی درمیان ایک اور دلچسپ بات سننے میں آئی۔ کچھ طلبہ وہاں چیونگم کمپنی کی طرف سے وہاں ٹریننگ لے رہے ہیں۔ ان انہوں نے پلان بنایا ہے وہ اس بٹر نان کا بھی تجزیہ کریں گے جو لاسٹک کے مانند کھنچتی ہے اور چیونگم کے مانند چبائی جاتی ہے کہ آخر وہ نان کیسی ہے جو اپنی فطرت میں ربڑ کی صلاحیت رکھتی ہے اور چبانے کے باوجود گھلتی نہیں۔ اس واقعہ میں کئی اہم باتیں پوشیدہ ہیں۔ جاری ہے

# مناجات نور

| | |
|---|---|
| گنہگار مجرم خطاکار ہوں میں | مجھے بخش مولیٰ سیہ کار ہوں میں |
| دوائے دلِ مضطرب چاہتا ہوں | مریضِ وفا دل کا بیمار ہوں میں |
| سفینہ گناہوں کے گرداب میں ہے | تری رحمتوں کا طلبگار ہوں میں |
| متاعِ جہاں کی محبت میں پھنس کر | مصیبت کے ہاتھوں گرفتار ہوں میں |
| ندامت کے آنسوں سے دامن سجائے | بھکاری ترے در کا غمخوار ہوں میں |
| محمد کے صدقے مجھے بخش مولی | ترے خوانِ در کا نمک خوار ہوں میں |
| پلادے پلادے شرابِ محبت | الٰہی تو ساقی ہے میخوار ہوں میں |
| زباں پر ترا ذکر، سجدے میں سر ہو | کہ معراج ہے یہ طلبگار ہوں میں |
| حوادث میں ویراں ہوئے دل کے گلشن | بہارِ سکوں آئے دلِ زار ہوں میں |
| زمیں ہو گئی تنگ بندوں پہ تیرے | کہاں آسماں سے شرربار ہوں میں |
| سوا کوئی تیرے سہارا نہیں ہے | تو خالق ہے اک عبدِ لاچار ہوں میں |
| گناہوں کی میری یوں چھائی نحوست | فضا چیخ اٹھی کیوں گراں بار ہوں میں |
| کیا وہ عمل، شرم شیطاں کو آئی | کہ عصیاں میں کیوں تیز رفتار ہوں میں |
| میں بے عیب میں عیب کو ڈھونڈتا ہوں | عمل کچھ نہیں میر گفتار ہوں میں |
| سراپا کرم ہے کرم کر تو مولیٰ | غریبِ وطن عبدِ بیکار ہوں میں |
| خلوص وفا سے دلِ ناتواں کو | تو دامن کو بھر دے ریاکار ہوں میں |

| | |
|---|---|
| عدالت تصور میں ہے کانپ اٹھا ہوں | کہ اس پار ہوں یا کہ اُس پار ہوں |
| خدا تیری چشمِ عنایت ہو ورنہ | سزاؤں کا تیری سزاوار ہوں میں |
| تصادم کا نیکی بدی کا جہاں میں | تری شانِ حکمت، سبک سار ہوں میں |
| چلا نیک راہوں پہ مجھ کو خدایا | بچا تو بدی سے کہ بدکار ہوں میں |
| الٰہی جگا خوابِ غفلت سے مجھ کو | کھلا بابِ توبہ ہے بیزار ہوں میں |
| قضا آ: قفس توڑنے کو کبھی تو | کہ جنت کا مشتاق دیدار ہوں میں |
| بہار آئے مرگِ خزاں اب مری ہو | خدایا حریصِ چمن زار ہوں میں |
| قبول اب مناجات نورؔ کی یوں | صدا آرہی ہو ضیابار ہوں میں |

نتیجہ فکر نور الھدیٰ نورؔ قاسمی

نوٹ: اپنے مضامین مدیر التحریر کو ارسال کریں۔ dawood759@gmail.com